میرے چھوٹے بھائی

قاضی حیات النبی

از:- قاضی اطہر مبارکپوری

آہ ثم آہ! کہ میرے چھوٹے بھائی الحاج قاضی حیات النبی ۲۰ صفر ۱۴۰۲ھ (مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ صبح سوا سات بجے اس دنیا سے رخصت ہوگئے، اور عصر کے وقت ان کو ہزاروں کے مجمع میں سپرد خاک کردیا گیا۔ اللهم اغفرله وارحمه۔

مرحوم مجھ سے عمر میں تیرہ سال چھوٹے تھے وہ رسمی مولوی نہیں تھے مگر بہت سے مولویوں سے زیادہ علمی و دینی معلومات رکھتے تھے۔ سمجھ بوجھ معاملہ فہمی، اصابت رائے، صاف گوئی قوت فیصلہ اور عزم و حوصلہ میں خاص ملکہ رکھتے تھے۔ قصبہ مبارکپور اور اطراف و جوانب کے ہزاروں چھوٹے بڑے جھگڑے ان کی ذات سے ختم ہوئے، ان کی وفات اس اعتبار سے پورے علاقہ کے لئے بہت بڑا خلا ہے اور ہر شخص اس کو شدت سے محسوس کر رہا ہے

اللہ کے فضل و کرم سے میرے بھائی نے، بڑی صاف ستھری اور شاندار زندگی گذاری، عسرت کے بعد کشادگی کا دور دیکھا، مگر ہر دور میں ان کا معیار قائم رہا، دینی اعتبار سے بھی الحمد للہ وہ مرد مومن ہی رہے۔ معمولی گذر بسر میں بھی اللہ تعالیٰ نے پانچ مرتبہ حج و زیارت کی دولت سے نوازا، وہ حج کی اور تمنا تھی، حج اور زیارت سے عشق کی حد تک شغف تھا، جسمانی اعتبار سے ضعیف البنیان تھے۔ رسالہ البلاغ اور حج و مناسک کی کتابوں کی کتابت کرتے تھے، بچوں اور بڑوں میں یکساں محبوب اور مقبول تھے، قصبہ اور اطراف کے بڑے بڑے جھگڑے نہایت بے باکی اور نہایت غیر جانبداری سے طے کرتے تھے۔

گھر پر رہتے تھے تو ہر وقت دس پانچ آدمی
اپنے معاملات ان کے سامنے پیش کیا کرتے
اور پنچایت میں مخالف و موافق دونوں
گروہ بلا تامل ثالث مان لیتے تھے، کیوں کہ وہ
صحیح بات میں کسی بڑے چھوٹے امیر و غریب
عالم و جاہل کی ذرہ برابر رعایت نہیں کرتے تھے۔

تقریباً تین سال سے میرے ساتھ
بمبئی میں رہتے تھے، آخر میں اکثر گھر رہنے لگے تھے
اور سال میں دو تین بار بمبئی آتے تھے، وہ میرے
سب کچھ تھے،

جیسے بول کی پرانی شکایت تھی، سوا تین برس کو
پیشاب بند ہو گیا بڑی تکلیف رہی، بنارس لیجا کر علاج
کیا گیا، تکلیف ختم ہو گئی مگر ضعف بڑھتی رہا اور یہی
بظاہر ان کی موت کا باعث بنا، اللہ تعالیٰ ان کو
جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم لوگوں کو صبر جمیل
کی توفیق دے، ان کی وفات میری علمی زندگی کے
لئے بڑے ابتلاء کا باعث ہے اللہ تعالیٰ اپنے
فضل و کرم سے اس کو دور فرمائے، ناظرین کرام سے
گذارش ہے کہ میرے بھائی کی مغفرت کے لئے
دعا اور ایصال ثواب کریں، مرحوم نے دو لڑکے اور
بیوہ چھوڑا ہے، جو بحمد اللہ زندہ اور زندگی بسر
کر رہے ہیں، ان کے لئے بھی دعا کریں۔

حسن خاتمہ:

دنیا میں ہر بھائی بھائی کے کام آتا ہے
مگر میرے بھائی قاضی حیات النبی مرحوم کا
معاملہ میرے ساتھ کچھ اور ہی تھا۔ ہم پانچ ۵
بھائیوں میں وہ سب سے زیادہ معاملہ فہم اور
جری تھے، ان کو سب کی فکر رہا کرتی تھی، ان کا غم
بے حد ہے مگر اس سے پورا پورا اطمینان و سکون
ہوتا ہے کہ حدیث شریف میں حسن خاتمہ کی جو
علامتیں بتائی گئی ہیں وہ تقریباً سب ظاہر ہوئیں
انہوں نے انتقال سے ایک دن پہلے اپنے خاص دوست
کو بلایا اور ہنس کر کہا کہ اب ہم تو چلے،
مجھ سے پوچھا کہ آج کون سا دن ہے میں نے
پنجشنبہ بتایا تو کہا کہ جمعہ کو عصر کے وقت،،
یہ بات انہوں نے بے خبری کی حالت میں بتائی
چنانچہ اسی وقت دفن کئے گئے، شب جمعہ ان کے
وصال کی رات نہایت سکون و اطمینان سے گذری
چہرہ بشاش پر سکون، اور روشن نہایت
آرام سے سوتے رہے اور آخرت کا سفر طے
ہوتا رہا، کسی طرح کی تکلیف، گھبراہٹ
بے چینی بالکل محسوس نہیں ہوتی تھی، .....

اور وہی ضعف آخری نقطہ پر پہنچ کر ذریعۂ
انتقال بن گیا۔ آناً فاناً پورے قصبہ اور اطراف
وجوانب میں اس چیز یعنی اس کی خبر پھیل گئی
اور ان کے جنازہ میں کثرت سے مسلمان شریک
ہوئے کہ مبارکپور میں ایسا جنازہ شاید وہ
دو چار ہی دیکھنے میں آیا، اور معلوم ہوا کہ،
اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کو اپنے
بندوں میں کتنی مقبولیت عطا کی تھی اس سے
پہلے اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا تھا۔

کئی ایک مجبوریوں کی وجہ سے ان کا
جنازہ جمعہ میں نہیں لے جایا جا سکا مگر اللہ کا
شکر ہے کہ اس سے کئی گنا زیادہ آدمی ان کی
نماز جنازہ اور تدفین میں شریک ہوئے،
اسی طرح ہم نے تشہیر اعلان کے ذرائع استعمال
نہیں کئے اس کے باوجود خلقت ٹوٹ پڑی اور
والہانہ انداز میں ان کو آخری منزل تک پہنچایا،
یہ سب علامتیں مرحوم کے حسنِ خاتمہ اور اللہ
کے نزدیک مقبولیت کی ہیں جس سے بڑا سکون
ہوتا ہے۔

(بشکریہ انقلاب بمبئی)

فضائلِ درود

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ نقل
کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ جب میں منبر کے پہلے درجے
پر چڑھا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے
اور انھوں نے کہا کہ بدبخت ہو وہ شخص جس
نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا اور وہ مبارک
مہینہ ختم ہو گیا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی
میں نے کہا آمین، پھر انھوں نے کہا کہ بدبخت
ہو وہ شخص جس نے اپنے والدین کو پایا ان میں سے
کسی ایک کو پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت کا
مستحق نہ ہوا ہو، میں نے کہا کہ آمین۔
پھر جبرئیلؑ نے کہا کہ بدبخت ہو وہ شخص جس
کے سامنے آپ کا نام مبارک آئے اور وہیں
نے آپ پر درود نہ بھیجا ہو۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے بھی یہ منبر والا
قصہ نقل کیا گیا ہے اس میں اور بھی سخت الفاظ
نقل ہیں "کہ جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک
ہو اور آپ پر درود نہ بھیجے وہ جہنم میں
داخل ہوگا۔"

(ماخوذ از فضائلِ درود)

نو
شائع کردہ
انجمن خیرالاسلام
مدن پورہ بمبئی ۸
بصیرت
علمی۔ ادبی۔ اصلاحی رسالہ
کتب خانہ قاضی اطہر مبارکپوری
تاسیس ۱۳۵۲ھ
MUBARAKPUR-AZAMGARH
QAZI ATHAR MUBARAKPURI LIBRARY